The Unsoual Friendship

محبت کا پھل

Sakhawat Kacho

By Emma Thompson

سکول کی گھنٹی بجی تو علی اپنا بستہ کندھے پر لٹکا کر باہر نکلا۔ آسمان پر گہرے کالے بادل چھا رہے تھے اور ٹھنڈی ہوا چلنا شروع ہو گئی تھی۔

ابھی علی آدھے راستے میں ہی تھا کہ ہلکی ہلکی بوندیں گرنے ئیں۔ اس نے اپنی رفتار تیز کر دی تاکہ وہ زیادہ بھیگنے سے پہلے گھر پہنچ سکے۔

اچانک علی کی نظر ایک ضعیف بزرگ پر پڑی جو سڑک کے
ارے کھڑے تھے۔ ان کے ہاتھ میں سودا سلف کا ایک بہت بھاری تھیلا
تھا جس کی وجہ سے وہ جھک کر چل رہے تھے۔

بزرگ آدمی بار بار رک کر اپنی سانس بحال کرتے اور سردی سے بچنے کے لیے اپنے کپڑوں کو سمیٹ لیتے۔ ان کے چہرے پر تھکن اور پریشانی کے آثار صاف نظر آ رہے تھے۔

علی کا دل ان کی حالت دیکھ کر بھر آیا اور اس نے فوراً ان کی مدد کا فیصلہ کیا۔ وہ دوڑ کر ان کے پاس گیا اور بڑی عاجزی سے پوچھا، "بابا جی، کیا میں آپ کا یہ تھیلا اٹھا سکتا ہوں؟"

زرگ نے حیرت اور خوشی سے علی کی طرف دیکھا اور ایک یاری سی مسکراہٹ کے ساتھ تھیلا اسے تھما دیا۔ علی نے بھاری تھیلا اٹھایا اور ان کے ساتھ قدم ملا کر چلنے لگا۔

ونوں ایک ہی چھتری کے نیچے چل رہے تھے اور علی ان سے
اری پیاری باتیں کر رہا تھا۔ اس کی باتوں نے بزرگ کا دل بہلا دیا اور
وہ اپنی تھکن بھول گئے۔

ب وہ ان کے گھر کی دہلیز پر پہنچے تو بزرگ کی آنکھوں میں
خوشی کے آنسو چمکنے لگے۔ انہیں یقین نہیں آ رہا تھا کہ اس چھوٹے
سے بچے نے ان کی اتنی بڑی مشکل حل کر دی ہے۔

بزرگ نے بڑی محبت سے علی کے سر پر اپنا ہاتھ رکھا اور اسے ڈھیروں دعائیں دیں۔ انہوں نے کہا، "بیٹا، اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے، تم نے آج میرا بوجھ ہلکا کر دیا۔"

لی جب اپنے گھر پہنچا تو وہ کافی بھیگ چکا تھا، لیکن اس کے
چہرے پر ایک انوکھی چمک تھی۔ اسے آج معلوم ہوا کہ کسی کی بے
وث مدد کرنے سے جو سکون ملتا ہے، وہ دنیا کی ہر نعمت سے بڑھ
کر ہے۔